فضائل علم فرائض

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها
نصف العلم ہکذا رواہ الفقہاء فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو
اور سکھاؤ تم آدمیون کو اسواسطے کہ علم فرائض نصف دین ہے اسی طرح روایت کیا ہے اس
حدیث کو فقہائے علم فرائض اوس علم کو کہتے ہین جس سے کیفیت تقسیم ترکہ طرف وارثون کے
معلوم ہو اور سنن دارقطنی اور دارمی مین مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تعلموا العلم وعلموه الناس وتعلموا الفرائض وعلموها الناس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم علم کو اور سکھاؤ تم اوسکو لوگون کو اور سیکھو تم فرائض اور سکھاؤ تم اوسکو لوگون کو تاکید
فرمانا تعلیم علم فرائض کا بعد مطلق علم کے واسطے زیادہ اہتمام کا کیا اور اظہار شرافت وعظمت علم
فرائض کے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من نقص عن نصیب
الورثة بغیر علمه فقد نقص اللہ تعالی من نصیبه فی الجنة یعنی جو شخص
کم کردے حصہ وارثون سے بسبب نادانی کے پس بتحقیق کم کریگا اللہ تعالی اوسکے حصے
جنت مین اس تاکید ووعید سے ظاہر ہوا کہ سیکھنا علم فرائض کا فرض کفایہ ہے اور یہ
علم اشرف وافضل علوم دینی سے ہے واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم فقط

ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والمنة که درین زمان حسب فرمایش جناب مولوی عبد الصمد صاحب وکیل غازیپوری نسخهٔ موسوم به

تسهیل الفرائض

باهتمام الراجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان ابن بیت یافته خدمت در معظم محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۹۲ هجری مطبوع گردید

فہرست کتاب تسہیل الفرائض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ
الطیبین الطاہرین اما بعد خاکسار قلیل البضاعہ راجی رحمۃ اللہ محمد حبیب اللہ جعل اللہ
اخراہ خیرا من اولاہ خدمات ارباب علم وفضل مین عرض کرتا ہے کہ یہ ذرۂ بیمقدار کہ اسی لیاقت
نہین کہ کسی علم وفن مین کوئی کتاب تصنیف و تالیف کرے مگر چونکہ بعض احباب کا
اصرار بلیغ ہوا کہ اگر کوئی کتاب حاوی مسائل میراث علم فرائض مین بعبارت
عام فہم اردو مین لکھی جاوے تو سب لوگ اوس سے مستفید ہون آخر کار حسب ایمای
احباب باوفا مسائل متعلقہ فرائض کتب فقہ سے جو اس فن مین مخصوص ہین مثل
سراجی اور اوسکے شروح خصوص فرائض شریفی کہ حاوی مسائل فرائض ہے اور بعض بعض
مقامات مین ہدایہ اور شرح وقایہ اور در مختار و علم الفرائض سے استنباط کرکے ان اوراق
مین جمع کیا اور نام اس رسالے کا تسہیل الفرائض رکھا اللہ سبحانہ اپنے فضل سے
اوسکو قبول فرماوے اور خاص و عام کو اس سے فائدہ پہنچاوے اب ناظرین باتمکین
سے یہ امید ہے کہ جب اس سے فائدہ اوٹھاوین تو عاجز کو بدعای خیر یاد فرماوین +
اور جس جگہہ کوئی خلل و خطا پاوین تو بنظر عفو و کرم اوسکی اصلاح کر دیوین
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرائض اہل سنت بر طبق مذہب حنفی

اہل سنت کے نزدیک مال میت سے پانچ حق بترتیب ذیل متعلق ہوتے ہیں (۱) ادائی دیون متعلقہ بشی معین (۲) تجہیز و تکفین بلا کمی و بیشی —

۵

(۳) اداے دیون غیر متعلقہ بشیِ معین (۴) اجراے وصیت

خواہ حسب امر مورث ہوا و دوسرا دین ۱۲

(تہائی سے اوس مال کی جو اداے حقوق بالاسے بچ رہے) (۵) تقسیم میان ورثہ حسب ترتیب ذیل (اوس مال کو جو اداے حقوق بالاسے بچ رہے) (۱) ذوی الفروض (یعنی وہ لوگ جنکے سہام معین ہیں) (۲) عصبہ نسبیہ

یعنی جسکے ۱۲

(۳) عصبہ سببیہ (یعنی آزاد کنندہ جسے مولی العتاقہ کہتے ہیں) (۴) عصبہ نسبیہ کا عصبہ بنفسہ

(۵) رَدّ ذوی الفروض نسبیہ پر (بقدر اونکے حصہ رسدی کے)

(۶) ذوی الارحام (یعنی وہ اقربا جو سوائے ذوی الفروض وعصبات کے ہین) (۷) مولی الموالات (یعنی وہ شخص جس سے کسی مجہول النسب نے یہ عہد کیا ہو کہ تو میرا مولی ہی جب مین مرجاؤن تو تو میری میراث لیجیو اور جو مجھسے کوئی ایسا جرم صادر ہو جس سے دیت لازم آوے تو تو دیجیو اور شخص کو اس بات کو قبول کر لیوے)

(۸) مقر لہ بالنسب علی الغیر (یعنی وہ شخص جسکے لیے میت نے ایسے نسب کا اقرار معتبر کیا ہو کہ وہ نسب غیر کیطرف رجوع کرتا ہو اور اوس غیر نے اس اقرار کو تسلیم کیا ہو اور یہ مقر مرتے دم تک

(اس نے اقرار سے نہ پھرا ہو) (۹) مُوصٰی لَہٗ بِمَا زَادَ عَلَی الثُّلُث (یعنی وہ
شخص جس کے لیے میت نے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی ہو)
(۱۰) بیت المال (یعنی خزانہ بادشاہ اسلام جس مین
مال خراج وغیرہ جمع ہوتا ہی اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہی)

فصل موانع ارث کے بیان مین

موانع ارث پانچ ہین (۱) رِق (یعنی یہ کہ وارث کسی کا
شرعی غلام یا لونڈی ہو) (۲) قتل جس سے قصاص

یا کفارہ لازم آوے (۳) اختلاف ملتین (یعنی یہ کہ وارث و مورث میں سے ایک مسلمان ہو دوسرا کافر) (۴) اختلاف دارین غیر اہل اسلام میں (جیسے حربی و ذمی۔ یا مستامن و ذمی۔ یا دو مستامن دو مختلف ملکوں کے) (یعنی اختلاف دو ملکوں کا ۱۲) (۵) اشتباہ وارث و مورث (یعنی نہ معلوم ہونا اس بات کا کہ کون وارث ہے اور کون مورث خواہ بسبب نہ معلوم ہونے ترتیب موت کے خواہ بجہت اور کسی سبب سے)

باب تعداد فروض اور تعداد رجالات ذوی الفروض کے بیان میں

(۱) کل فروض (یعنی سہام) چھ ہیں۔ نصف (آدھا) ربع (چوتھائی) ثمن (آٹھواں) ثلثین (دو تہائی) ثلث (تہائی) سدس (چھٹا) (۲) کل ذوی الفروض بارہ شخص ہیں۔ ازانجملہ چار مرد ہیں۔ اب (یعنی باپ) جد صحیح (یعنی باپ کا باپ باپ کے باپ کا باپ یعنی دادا پردادا جہاں تک اوپر ہو) اخ لام (یعنی اخیافی بھائی) زوج (یعنی شوہر) اور آٹھ عورتیں۔ زوجہ۔ بنت (یعنی بیٹی) بنت الابن (یعنی پوتی پرپوتی جہاں تک نیچے ہو) اخت لاب و ام (یعنی عینی بہن) اخت لاب (یعنی علاتی بہن) اخت لام (یعنی اخیافی بہن) ام (یعنی ماں) جدۂ صحیحہ (یعنی دادی۔ نانی جو بیچ سے بیواسطے جد فاسد یعنی نانا کے علاقہ رکھتی ہو)

۱۰

آب کے تین حال ہین فرض مطلق (یعنی فقط سدس) جب میت کا ابن (یعنی بیٹا) یا ابن الابن (یعنی پوتا پر وتا جہانتک نیچے ہو) موجود ہو — فرض و تعصیب دونوں جب بنت یا بنت الابن موجود ہو — تعصیب محض جب ان مذکور لوگون مین سے کوئی موجود نہو

حال جد صحیح جد صحیح درصورت نہونے اب کے حکم اب کا رکھتا ہے — اور اب کے ہوتے محروم ہو

اولاد الام (یعنی اخیافی بھائی بہن) کے تین حال ہیں

سدس جب ایک ہوں ۔ ثلث جب دو یا زیادہ ہوں ۔ اسی ثلث کو

آپس میں برابر بانٹ لیں ۔ محروم جب ولد (یعنی بیٹا بیٹی) یا ولد

الابن (یعنی پوتا پوتی جہاں تک نیچے ہوں) یا اب یا جد صحیح موجود ہوں

زوج کے دو حال ہیں نصف جب ولد یا ولد الابن موجود نہوں ۔ ربع

جب ان میں سے کوئی موجود ہو زوجہ کے دو حال ہیں ربع جب ولد

ولد الابن موجود نہوں ۔ ثمن جب انمیں سے کوئی موجود ہو بنت کے تین حال ہیں

نصف جب ایک ہوں ۔ ثلثین جب دو یا زیادہ ہوں ۔ للذکر مثل حظ الانثیین

(یعنی جتنا ہر ایک عورت کو اوس کا دونا ہر ایک ذکر کو) جب ابن موجود ہو

بنت الابن کے چھ حال ہین نصف جب

ایک ہون — ثلثین جب دو یا زیادہ ہون — سدس

اور اس یا ہر الابن یا بنت موجود ہو ۱۲

جب ایک بنت موجود ہو — محروم جب دو بنت موجود ہون — للذکر

اور اس الابن موجود ہو ۱۲

مثل حظ الانثیین جب ابن الابن موجود ہو — محروم جب ابن موجود ہو

اور اس موجود ہو ۱۲

ف واضح ہو

۱۲

اختِ لاب و ام کے پانچ حال ہیں نصف جب ایک
یعنی بہن ۱۲
ہوں — ثلثین جب دو یا زیادہ موجود ہوں — للذکر مثل حظ
اسی ثلثین کو آپس میں برابر بانٹ لیں ۱۲
الانثیین جب اخ لاب وام (یعنی عینی بھائی) موجود ہو — باقی
جب بنت یا بنت الابن موجود ہو — محروم جب ابن یا ابن الابن
یا اب یا جد صحیح موجود ہوں — اخ لاب وام بھی اس حالت میں
محروم ہے اختِ لاب کے سات حال ہیں نصف
یعنی علاتی بہن ۱۲
جب ایک ہوں — ثلثین جب دو یا زیادہ ہوں — سدس جب
ایک اخت لاب وام موجود ہو — محروم جب دو اخت لاب وام موجود
ہوں — للذکر مثل حظ الانثیین جب اخ لاب موجود ہو — باقی

جب بنت یا بنت الابن موجود ہو۔ محروم جب ابن یا ابن
الابن یا اب یا جد صحیح یا اخ لاب وام یا اخت لاب وام
مع البنت موجود ہوں۔ ف اخ لاب بھی اس حالت میں
یعنی جنس کے ساتھ
محروم ہے۔ ام کے تین حال ہیں سدس جب
ولد یا ولد الابن یا کسی طرح کے دو یا زیادہ بھائی بہن موجود
ہوں۔ ثلث کل جب مذکور لوگ موجود نہوں۔ ثلث
باقی بعد دینے حصہ زوج یا زوجہ کے صرف ان دو صورتوں میں
یعنی جو کچھ زوج یا زوجہ کو دیکر بچ رہے اوس کا ثلث ۱۲

مسئلہ ۶

زوج	ام	اب
۳	۱	۲

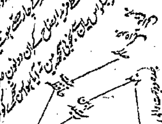
مسئلہ ۴

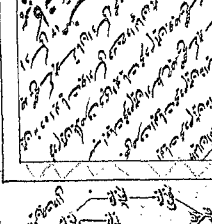
زوجہ	ام	اب
۱	۱	۲

۱۵

جدۂ صحیحہ کے دو حال ہیں سدس اگرچہ کتنی ہی ہوں اور کیسی ہی ہوں بشرطیکہ ایک درجے کی ہوں۔

دور والیاں نزدیک والیوں کے ہوتے اور سب (جیسے دادی نانی ۱۲) (ابویات ہوں یا امیات) ام کے ہوتے (محروم ۱۲) اور صرف ابویات (یعنی دادیاں ۱۲) اب کے ہوتے (محروم ۱۲) اور جد صحیح سے اوپر والیاں جد صحیح کے ہوتے محروم (محروم ۱۲)





باب ۲ عصبات کے بیان مین

(۱) عصبات نسبیہ کی تین قسم ہین — عصبہ بنفسہ — عصبہ بغیرہ — عصبہ مع غیرہ (۲) عصبہ بنفسہ وہ عصبہ مذکر ہی جو میت سے بواسطے مونث کے علاقہ رکھتا ہو (۳) عصبہ بنفسہ کی ترتیب ذیل چار صنف ہین — فرع میت (یعنی ابن — ابن الابن) — اصل میت (یعنی اب — جد صحیح) — فرع اب میت (یعنی اخ لاب و ام یا لاب فقط — یا ابن الاخ لاب و ام یا لاب فقط) — فرع جد میت (یعنی عم لاب و ام یا لاب فقط — یا ابن العم لاب و ام یا لاب فقط) (۴) ہر ایک صنف اسی ترتیب سے میراث پاتے ہین (۵) پھر ہر ایک صنف مین قرب درجہ سے ترجیح ہوتی ہی (یعنی نزدیک والا دور والے پر مقدم کیا جاتا ہی) (۶) پھر اگر درجے مین سب برابر ہون تو قوت قرابت سے ترجیح ہوتی ہی (یعنی حقیقی کا علاتی والا

[illegible]

ایک قرابت والے پر مقدم کیا جاتا ہی (۶) عصبہ بغیرہ (یعنی وہ عصبہ مؤنث جو اپنے بھائیوں کی جہت سے عصبہ ہو جاوین) صرف چار عورتین ہین جنکا فرض نصف و ثلثین ہو (۸) عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہی جو دوسری عورت کے ہونے سے عصبہ ہو جاوے جیسے اخت بنت یا بنت الابن کے ساتھ (۹) آخر عصبات عصبہ سببیہ ہی (یعنی آزاد کنندہ بلا واسطہ ہو یا بواسطہ مرد ہو یا عورت) پھر اوس کا عصبہ بنفسہ حسب ترتیب عصبات (۱۰) جو شخص کہ اپنے ذو رحم محرم کا

یعنی وہ عصبہ جسکو عصوبت بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہو جیسے

سے ہونا شرط نہیں ۱۲ منہ مد ظلہ

۵۸ قوله پھر اوس کا عصبہ بنفسہ یعنی بعد مولی العتاقہ کے مستحق میراث اوسکے عصبہ ذکور ہیں اور وہ عصبہ بنفسہ ہیں نہ عصبہ بالغیر یا مع الغیر اسلئے کہ مولی العتاقہ کے ورثا اناث کو ولاء نہیں پہونچتی اس میں مرد ہونا شرط ہی مگر جو ولاء کی صورت میں ... ولاء کی صورت ہے کہ ایک عورت کے غلام نے باذن اوسکے ایک شخص کی لونڈی سے جسکو اوس نے آزاد کر دیا نکاح کیا بعد اوسکے اون دونوں سے ایک لڑکا پیدا ہوا تو وہ لڑکا آزاد ہو جاویگا بہ تبعیت اپنی ماں کے اسلئے کہ لڑکا اپنی ماں کے تابع ہوتا ہے حریت اور رقیت میں اور اسی صورت میں ولاء اوسکی ... [illegible]

۶۰ قوله حسب ترتیب عصبہ یعنی اولاد ذکور مولی العتاقہ مستحق میراث ہیں اور جب وہ نہون تو ... [illegible]

مالک ہو جاوے تو مجبوراً مالک ہو جانیکے وہ ذو رحم محرم اسکی

شرعاً یا شراءً یا ارثاً

جانب سے آزاد ہو جاتا ہے اور یہ شخص ایسے ذو رحم محرم کا مولی العتاقہ ہو جاتا ہے

اگرچہ الفاظ آزاد کرنے کے نہ کہے جو مقرر ہیں آزاد کرنے کے واسطے

باب حجب کے بیان میں

(۱) حجب دو قسم پر ہے۔ حجب نقصان۔ حجب حرمان (۲)

حجب نقصان یہ ہے کہ ایک وارث کو بسبب ہونے دوسرے وارث کے کم ملے

اور یہ پانچ شخصوں کے لیے ہے۔ زوجین۔ ام۔ بنت الابن۔ اخت لاب

(۲) حجب حرمان یہ ہے کہ ایک شخص کو بسبب ہونے دوسرے شخص کے کچھ نہ ملے

اور یہ مبنی ہے دو قاعدوں پر (ق) جو شخص کہ میت کی طرف بواسطے کسی دوسرے کے

منسوب ہو تو وہ شخص اس دوسرے کے ہوتے محروم ہے مگر اولاد الام (ق)

۱۸

نزدیک والیکے ہوتے محروم ہی (۴) ممنوع کسیکا حاجب نہیں ہوتا (۵) مجوب دوسریکا حاجب ہوتا ہے

جیساکہ باب العصبات مین معلوم ہوا ۱۲

باب مخارج الفروض کے بیان مین

(۱) کل فروض (جنکا ذکر اوپر ہو چکا) دو قسم پر ہین + اول نصف
باب اول کے شروع مین صفحہ ۹ مین ۱۲
ربع ثمن + دوم ثلثین ثلث سدس (۲) ان فروض کے
مخرجون کے دریافت کرنیکے لیے پانچ قاعدے ہین + ق + جب مسائل
مین ان فروض مین سے ایک ایک آوین تو مخرج اونکا ہمنام اونکا ہوگا جیسے ربع
مذکورہ ۱۲
کا اوسکا مخرج اربعہ (یعنی چار) ہی اور ثمن کہ اوسکا مخرج ثمانیہ (یعنی آٹھ) ہی اور ثلثین و
ثلث کہ ہر ایک کا مخرج ثلاثہ (یعنی تین) ہی اور سدس کہ اوس کا مخرج ستہ (یعنی چھ) ہی

مسئلہ ۸ — مسئلہ ۹ — مسئلہ ۶
زوج — ام — بنت — اخ — عم

19

[illegible]

مگر نصف کہ اوس کا مخرج اثنین یعنی دو ہی + ق + حساب فرض
مین دو دو یا تین تین آوین اور سب ایک ہی قسم کے ہون تو اونکا مخرج وہ
ہوگا جو اونمین چھوٹے کا مخرج ہے۔ جیسے نصف و ربع کہ اونکا مخرج اربعہ ہے
اور نصف و ثمن کہ اون کا مخرج ثمانیہ ہے۔ اور ثلثین و ثلث کہ اونکا
مخرج ثلاثہ ہے اور ثلثین و سدس۔ اور ثلث و سدس۔ اور ثلثین و
ثلث و سدس کہ اونکا مخرج ستہ ہے + ق + جب پہلی قسم مین سے
نصف دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو مخرج چھ ہوگا
+ ق + جب پہلی قسم مین سے ربع دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو
مخرج بارہ ہوگا + ق + جب پہلی قسم مین سے ثمن دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ

ملے تو مخرج چوبیس ہوگا فرع + جب پہلی قسم میں سے نصف و ربع - یا نصف و ثمن دوسری قسم میں سے کسیکے ساتھہ ملیں تو پہلی صورت میں مخرج بارہ ہوگا اور دوسری صورت میں چوبیس

لیعنی جس صورت میں نصف و ربع دوسری قسم کے ساتھہ ملیں ۱۲

باب ۵ عول کے بیان میں

(۱) جب کبھی سہام مخرج سے بڑھہ جاتے ہیں تو مخرج کو بھی بڑھا لیتے ہیں اس بڑھا لینے کو عول بولتے ہیں (۲) مخارج سب سات ہیں

جیساکہ مثالوں سے واضح ہوگا ۱۲

جنمیں سے چار میں عول نہیں ہوتا - اور وہ یہ ہیں دو تین چار - آٹھہ اور تین میں عول ہوتا ہے - اور وہ یہ ہیں - چھہ - بارہ - چوبیس - چھہ کا عول دس تک ہوتا ہے طاق بھی اور جفت بھی

بارہ کا عول سترہ تک ہوا یعنی صرف مطابق ہو جس کا عول ستائیس تک ہوا ہو فقط ایکبار جیسے اس ستائیس نمبر میں مسئلہ ۲۴ عول ۲۷

فصل تماثل و تداخل و توافق و تباین کے بیان مین

(۱) دو برابر عدد دونکو متماثلین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تماثل جیسے ۴ + ۴ (۲) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد دونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہوجاے متداخلین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تداخل جیسے ۳ + ۶ (۳) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد دونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم نہو سکے لیکن دونون کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہوجاوین متوافقین کہتے ہین اور انکی نسبت کو توافق جیسے ۴ + ۶

یعنی کسر نہ پڑے ۱۲

کہ ۶ - ۳ پر پورا تقسیم ہوجاتا ہے ۱۲

کہ ۲ پر دونوں پورے تقسیم ہو جاتے ہیں (۴) ایسے دو چھوٹے بڑے

کہ تقسیم اعداد ہو ۱۲

عددوں کو جنہیں نہ بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہو سکے نہ دونوں کسی تیسرے عدد پر

متباینین کہتے ہیں اور انکی نسبت کو تباین جیسے ۴ + ۵ طریق

دریافت کرنے توافق و تباین کا دو مختلف عددوں میں یہ

یعنی چھوٹے بڑے سے ۱۲

کہ چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے جتنی بار طرح دے سکتے

ہوں طرح دیں۔ اگر کچھ نہ باقی رہے فبہا ورنہ باقی کو اوس چھوٹے

جیسے ۲ + ۴ میں ۱۲

سے طرح دیں۔ پھر اگر کچھ باقی رہے تو اس باقی کو بھی اوس باقی

جیسے ۴ + ۱۰ میں ۱۲

سے طرح دیں اسیطرح جہانتک ہو سکے طرح دیتے جائیں

یہانتک کہ کچھ نہ باقی رہے۔ پس جسکو آخر میں طرح دیا ہو اگر ایک ہے تو متباین سمجھیں

اور جو عدد ہو تو توافق جانیں — پھر اگر عدد مذکور ٢ ہو تو توافق بالنصف

عدد سے مراد ما سوا ایک کا ہے جیسا کہ حاشیہ سابقہ میں گذرا ١٢

ہے - اور ٣ ہو تو توافق بالثلث - اور ٤ ہو تو توافق بالربع - اسیطرح دس تک

اور بعد دس کے توافق بجزء ہوتے ہیں (یعنی گیارہ ہو تو توافق بجزء من احد عشر

اور بارہ ہو تو توافق بجزء من اثنی عشر - اور تیرہ ہو تو توافق بجزء من ثلثۃ عشر - علیٰ ہذا القیاس

باب التصحیح کے بیان میں

(١) جب کبھی وارثون کے سہام میں کسر پڑتی ہے تو اوس کسر کو صحیح بنا

ڈالتے ہیں اس صحیح بنا ڈالنے کو تصحیح بولتے ہیں (٢) تصحیح کے چند قاعدے

جس سے سہام وارثوں پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں ١٢

ہیں + (٣) جبکہ کسر صرف ایک فریق پر واقع ہو تو اوس فریق کے سہام

رؤس میں نسبت لحاظ کریں + ق + اگر تباین ہو تو کل رؤس کو اصل مسئلہ میں

رؤس سے مراد عدد وارث ہیں ١٢

اور درصورت عول کے عول میں ضرب دیں جیسے مسئلہ

اور اگر توافق ہو تو وفق

رؤس کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول کے عول مین

ضرب دین جیسے

(۴) جب کسر دو فریق

یا زیادہ پر واقع ہو تو اولاً جن جن فریق پر کسر واقع

ہوئی ہو اون کے سہام و رؤس مین مثل سابق کے نسبت

لحاظ کرین۔ اگر توافق ہو تو وفق رؤس کو اور تباین ہو تو کل رؤس کو

یہان بھی توافق سے عام مراد ہے جیسا کہ حاشیہ مین گذرا

محفوظ رکھین۔ پھر اعداد محفوظہ مین باہم نسبت لحاظ کرین پس

اگر تماثل ہو تو اون مین سے کسی ایک کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول کے

یعنی سب اعداد محفوظہ متماثل ہون ... اور در صورت عول کے

۲۶

عول اثنین بین جنسین مسئلہ

بنت	بنت	ام	زوجہ	بنت	میت	اب
[illegible]	١/٣	١/٣	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

٢٧

ف۲ + اگر تداخل ہو تو اون مین بڑے عدد کو اصل مسئلہ مین اور
درصورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴

۱۲ عم	۳ جدہ	۴ زوجہ
۴۸	۲۴	۳۶

اور درصورت رد کے رد مین ۱۲

ف۳ + اگر تباین ہو تو ایک کو دوسرے مین (یعنی سب اعداد مجموعۃً متباین ہون ۱۲)
ضرب دین پھر اوسکے حاصل کو تیسرے مین - اسیطرح اوسکے (اگر تیسرا ہو ۱۲)
حاصل کو چوتھے مین - پھر حاصل اخیر کو اصل مسئلہ مین اور درصورت عول (اگر چوتھا ہو ۱۲)
کے عول مین (اور درصورت رد کے رد مین ۱۲) ضرب دین جیسے

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۰۸

۲ زوجہ	۶ جدہ	۱۶ بنت	۱ اب

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۵۰۴۰

۲ زوجہ	۱۰ بنت	۶ جدہ	۷ عم
۶۳۰	۳۳۶۰	۸۴۰	۲۱۰

...شتوله بنت کو اور ۱۸۹ ہر ایک جدہ کو اور ۱۲۰ سات عم کو اب یہ کسی پر نہین ٹوٹتے سب...

مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۲۰

زوجہ ۳	بنت ۱۲	جدہ ۲	ع ۲
۳۰	۴۸۰	۱۲۰	۱۲۰

وفق + اگر اعداد محفوظہ میں سے کسی دو میں توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں پھر اوسکے حاصل اور تیسرے میں نسبت لحاظ کریں۔ اگر توافق ہو تو بدستور ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں اور تباین ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل میں ضرب دیں اسطرح اس حاصل اور چوتھے میں نسبت لحاظ کر کے بدستور عمل کریں پھر حاصل اخیر کو اصل مسئلہ میں اور درصورت عول کے عول میں ضرب دیں جیسے

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

زوجہ ۳	بنت ۱۲	جدہ ۴	عم ۱
۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰

مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ تصحیح ۱۲۹۶۰

زوجہ ۳	بنت ۱۶	جدہ ۴	اب ۴
۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۷۲۰

۴۸

فرع اگر کبھی اعداد محفوظہ مین کئی نسبتین جمع ہو جاوین تو اعداد متماثلہ مین سے کسی ایک کو اور اعداد متداخلہ مین سے بڑے کو لے لین اور باقی اعداد مین حسب قواعد سابقہ کے عمل کرین

فصل ۳

(۱) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق کو تصحیح سے کتنا پہونچتا ہے تو جتنا ہر فریق کو اصل مسئلہ یا عول سے ملا ہے اوسکو اوس عدد مین ضرب دین جسکو اصل مسئلہ یا عول مین ضرب دیا تھا جو حاصل ہو وہی حصہ اوس

فریق کا ہی تصحیح سے (۲) اور اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر ایک شخص کو تصحیح سے کتنا پہونچا ہی تو جتنا ہر فریق کو تصحیح سے ملا ہی اوسکو اشخاص پر تقسیم کر دین جو خارج قسمت ہو وہی حصہ اوس فریق کے ہر ایک شخص کا ہی

باب رد کے بیان مین

(۱) رد عول کا ضد ہی (۲) جو کچھ ذوی الفروض سے بچے اور عصبات کسی قسم کے نہون تو سوای زوجین کے اونھین ذوی الفروض پر بقدر اونکے حصہ رسدی کے رد ہوگا (۳) رد کے چار قاعدے ہین ق جب مسئلے مین صرف من یرد علیہ ایک جنس ہون تو مسئلہ اونکے رؤس سے ہوگا جیسے

مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ
۲ بنت	۳ بنت	۵ جدہ

ق جب مسئلے مین صرف من یرد علیہ دو جنس یا تین جنس ہون تو مسئلہ اونکے سہام سے ہوگا

[illegible]

(یعنی ۲ سے ہوگا جب مسئلے مین دو سدس ہون - اور ۳ سے جب ثلث و سدس ہون - اور ۴ سے جب نصف و سدس ہون اور ۵ سے جب ثلثین و سدس یا نصف و دو سدس یا نصف و ثلث ہون)

ق + جب من یرد علیہ ایک جنس ہون اور اونکے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر دیکھین - باقی اگر روس من یرد علیہ پر پورا تقسیم ہو جاوے فبہا جیسے مسئلہ ورنہ حسب قواعد تصحیح کے عمل کرین جیسے مسئلہ

یعنی جو کچھ بعد دینے فرض من لا یرد علیہ کے بچ رہے

زوج	۳ بنت
۱	۳

مسئلہ تصحیح ۲۰

زوج	۵ بنت
$\frac{1}{5}$	$\frac{3}{15}$

مسئلہ تصحیح ۱۲۰ ۵

۳ زوجہ	۵ بنت
$\frac{1}{15}$	$\frac{6}{105}$

مسئلہ تصحیح ۸

زوج	۶ بنت
$\frac{1}{2}$	$\frac{3}{6}$

پنجم - جب من یرد علیہ دو جنس ہون اور اونکے ساتھہ من لا
یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر
دیکھین - باقی اگر سہام من یرد علیہ پر پورا تقسیم ہو جاوے فبہا ورنہ ایسی
صورت مین ہوتا ہی کہ زوجہ کو ربع ملے اور باقی درمیان اہل رد کے
۴ حصے ہون) جیسے مسئلہ ۴ — زوجہ ۱ جدہ ۱ ۲ اخت اخیافی ۲ — ورنہ کل سہام من
یرد علیہ کو اقل مخارج مذکور مین ضرب دین - پھر فرض من لا یرد علیہ کو
کل سہام من یرد علیہ مین اور سہام ہر فریق من یرد علیہ کو باقی مذکور
مین ضرب دین - جو حاصل ہو وہی حصہ دونون کا ہوگا جیسے

مسئلہ ٣٢ تصحیح ٢٨٠

زوجہ	بنت	جدہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	١٨٠	٢٠

(۴) پھر اگر کسی فریق پر کسر واقع ہو تو حسب قواعد تصحیح کے صحیح کرلین

باب مُناسخے کے بیان مین

(۱) بسبب مرجانے کسی وارث کے قبل تقسیم ترکے کے اوسکے وارثون کی طرف اوسکے حصے کے منتقل ہوجانے کو مناسخہ کہتے ہین (۲) اگر ورثۂ میت ثانی سوای میت ثانی کے وہی ہون جو ورثۂ میت اول تھے اور طریقۂ تقسیم درمیان ورثۂ میت ثانی کے اوسکے مرجانے نہ بدلے تو ایسی صورت مین ایک ہی تقسیم کافی ہوگی

(۳) اگر طریقۂ تقسیم بدل جاوے یا ورثۂ میت ثانی وہی نہون جو ورثۂ میت اول تھے تو اولاً مسئلۂ میت اول کی تصحیح کرین اور اوسکے ہر وارث کے سہام دیدین ۔ پھر مسئلۂ میت ثانی کی تصحیح کرکے اوسکے ہر وارث کے سہام دیدین ۔ پھر حصۂ میت ثانی کو (جسے مافی الید کہتے ہین) تصحیح ثانی کی دوسری جانب مین لکھکر تصحیح ثانی اور مافی الید کو ورمین نسبت لحاظ کرین

(۴) اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا القسیم ہوجاوے فبہا جیسے

مافی الید	استقامت	مسئلہ		مسئلہ
بنت رحیم	ابن رحیم	کریم		زوج آسیہ

(۵) ورنہ اگر دونو مین تباین ہو توکل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول مین

یعنی اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہو تو اگر دونوں میں تباین ہے ۱۲

ضرب دین جیسے مسئلہ ۸ تصحیح ۲۴

شاکر عم	زوجہ عابدہ	
۳	۱/۴	

مسئلہ ۸ شاکر سے تباین مافی الید ۳

الاحیاء المسئلہ ۲۴

کریم	رحیم	عابدہ	ابن کریم	ابن رحیم
۳	۳	۲	۱/۴	۱/۴

(۶) اور اگر توافق ہو تو وفق تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول مین ضرب دین جیسے

زید مسئلہ ۸ تصحیح ۲۴

زوجہ زاہدہ	صابر ابن عم	ابن رحیم	ابن کریم	بنت رحیمہ	بنت کریمہ
۱/۴	۳	۲	۲	۱	۱

مسئلہ ۶ صابر ۳ توافق بالثلث مافی الید ۳

الاحیاء المسئلہ ۲۴

زاہدہ	رحیم	کریم	رحیمہ	کریمہ
۲	۲	۲	۱	۱

(۷) پھر سہام ہر وارث میت اول کو کل تصحیح ثانی مین اور در صورت توافق کے وفق تصحیح ثانی مین

ضرب دین - اور سہام ہر وارث میت ثانی کو کل مافی الیدین

اور در صورت توافق کے وفق مافی الیدین ضرب دین (۸) اگر دو

زیادہ ہون (جیسے ایک عورت نے زوج اور بنت اور ام کو چھوڑا پھر

قبل تقسیم ترکہ کے زوج مرگیا اور ایک زوجہ اور ابوین اور ام کو چھوڑا - پھر اسطرح

بنت مرگئی اور ایک جدہ اور دو ابن اور ایک بنت کو چھوڑا -

پھر اسیطرح ام مرگئی اور زوج اور دو اخ کو چھوڑا) تو ایسی صورتین

مبلغ کو بجای تصحیح اول کے اور تصحیح ثالث کو بجای تصحیح ثانی کے مانکر اسی طرح

عمل کرین - اسیطرح میت رابع و خامس و سادس وغیرہ مین جہانتک ہون

عمل کرین (۹) پھر جب سب مین عمل کر چکین تو ایک مدا کھینچا کا اس صورت

(الاحساء) کا کھینچکر اوسکے اوپر مبلغ اور اوسکے نیچے زندہ

ورثہ کے نام اور ہر ایک کے سہام جوڑ کر لکھدین - بعد اوسکے یہ عبارت لکھین

یعنی جنکے مرنیکا ذکر اوپر ہوا ہو ۱۲

(بعد تقدیم ما تقدم علی الارث ورفع موانعہ ترکہ فلان اتنے سہام پر منقسم

یعنی بعد ادا کرنے اوس چیز کے جو ارث پر مقدم ہی اور نہ ہونے موانع ارث کے ۱۲

ہوکر از انجملہ اتنے سہام فلان کو اور اتنے فلان کو الخ پہونچے واللہ اعلم بالصواب)

فصل بیان مین طریقہ تقسیم ترکات کے ورثہ وغیرہ پر

(۱) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق یا ہر ایک شخص کا حصہ

ترکے سے کتنا ہوتا ہی - تو جتنا ہر فریق یا ہر ایک شخص کو تصحیح سے ملا ہی اوسکو

کل ترکے مین صورت تباین اور وفق ترکے مین صورت توافق سے ضرب دین

یا کل ترکے مین ۱۲

پھر حاصل کو کل تصحیح پر پہلی صورت مین اور وفق تصحیح پر دوسری صورت مین تقسیم کرین

یعنی توافق ۱۲

یعنی تباین ۱۲

خارج قسمت حصہ اوس فریق یا اوس شخص کا ہوگا جیسے

(۲) اگر ترکے میں عدد صحیح اور کسر دونوں ہوں تو عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج میں ضرب دیں۔ پھر حاصل کے ساتھ عدد کسر کو جوڑ لیں۔ اسیطرح تصحیح کو بھی مخرج مذکور میں ضرب دیں۔ پھر اس حاصل اخیر اور حاصل سابق میں باہم نسبت لحاظ کرکے بدستور عمل کریں

مسئلہ ۱۲ زوج بالنصف ترکہ ۸ دینار

ام	اب	۲ بنت
۱ $\frac{1}{3}$ دینار	۱ $\frac{1}{3}$ دینار	۲ $\frac{2}{3}$ دینار
		۲ $\frac{2}{3}$ دینار

مسئلہ حاصل اخیر ۱۲ تباین ترکہ ۸ $\frac{1}{2}$ دینار

ام	اب	۲ بنت
۱ $\frac{5}{12}$ دینار	۱ $\frac{5}{12}$ دینار	۲ $\frac{5}{6}$ دینار
		۲ $\frac{5}{6}$ دینار

(۴۳) اگر اس

مسئلہ ۱۲ مخرج ۱۲	توافق بالثلث	ترکہ ۱۵ دینار
۲ بنت	اب	ام
۸ ۔ ۱۰ دینار	۲ ۔ ۲½ دینار	۲ ۔ ۲½ دینار

بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ حصہ ہر غریم کا ترکے سے کتنا ہوتا ہے۔ تو ہر غریم کو بمنزلہ ایک وارث کے اور ہر ایک کے دین کو بمنزلہ سہام وارث کے اور مجموع دیون کو بمنزلہ التصحیح کے سمجھیں اور بدستور عمل کریں

جیسے

مسئلہ خالد مجموع دیون ۱۲ دینار	تباین	ترکہ ۹ دینار
غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ ۔ ۹/۴ دینار	۴ ۔ ۳ دینار	۵ ۔ ۱۵/۴ دینار

مسئلہ خالد مجموع دیون ۱۲ دینار	توافق بالنصف	ترکہ ۱۰ دینار
غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ ۔ ۵/۲ دینار	۴ ۔ ۱۰/۳ دینار	۵ ۔ ۲۵/۶ دینار

فصل تخارج کے بیان میں

جب کوئی وارث اپنے سہام کے بدلے کوئی چیز ترکے سے لیکر صلح کر

(اور اسکو تخارج کہتے ہین) تو تصحیح مسلے کی بشمول
اوسکے کرکے اوسکے سہام کو تصحیح سے طرح دیدین پھر باقی
ترکے کو باقی ورثہ کے سہام پر تقسیم کرین - یہی حال یم کا بھی ہو

بابِ ۹ ذوی الارحام کے بیان مین

(۱) ذوی الارحام بترتیب ذیل چار صنف مین -
یعنی وہ قرابت والے جو سوای ذوی الفروض و عصبات کے ہین جیسا
فرع میت - (یعنی اولاد بنات - اولاد بنات
الابن) اصل میت - (یعنی اجداد فاسدین - جدات فاسدات)
فرع اب میت یا ام میت

(یعنی اولادِ خواہران ـ بناتِ برادران ـ پسرانِ برادرانِ اخیافی)

فرعِ جد یا جدہ میت ـ (یعنی عمات ـ اعمامِ اخیافی

بناتِ اعمام ـ اخوال ـ خالات ـ اولاد اس صنف کی)

(۴) اسی ترتیب سے ہر ایک صنف میراث پاتے ہین

پہلی صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہون تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ: بنت البنت ـ ابن بنت الابن

(۲) ورنہ اگر بعض ولدِ وارث ہون

اور بعض ولدِ ذوی الارحام تو ولدِ وارث اولی ہوگا جیسے

مسئلہ: ابن بنت البنت ـ بنت بنت الابن

(۳) ورنہ خواہ سب

ولد وارث ہون یا سب لذوی الارحام دونون صورتون مین

اگر اونکے اصول کے کسی بطن مین اختلاف مذکورت وانوثت

نہو تو اونھین فروع موجودین پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم

کرین (یعنی اگر ان فروع موجودین مین اختلاف مذکورت وانوثت

نہو تو سب کو برابر دین جیسے مسئلہ

ابن — بنت

مسئلہ

ابن — بنت

مسئلہ

ورنہ للذکر مثل حظ الانثیین جیسے

ابن — بنت

(۴) ورنہ اونکے اصول کے

جس بطن مین اختلاف ہو اوس بطن پر للذکر مثل حظ الانثیین

تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوسکے فروع موجودین کو دینا

جیسے مسئلہ ———— (۵) اگر اصول کے کئی بطنون مین اختلاف ہو تو اولاً اعلیٰ خلاف پر (یعنی اوس بطن پر جو بطون مختلفہ مین سب سے اوپر ہو) للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرین - پھر ہر ایک طائفہ ذکور وانات کو اوسکے نیچے ایک ایک خط عرضی کھینچ کے الگ الگ کر کے ہر ایک طائفے کے سہام کو جمع کر کے خط مذکور کے نیچے رکھدین - پھر ہر ایک طائفے کے نیچے کے بطنون مین لحاظ کرین کہ اب اونمین اعلیٰ خلاف کون ہی جو اون مین اعلیٰ خلاف ہو اوس پر بھی اوس طائفے کے سہام کو بطریق مذکور تقسیم کرین - پھر باقی عمل بدستور کرین - اسیطرح جہانتک اصول کے بطنون مین اختلاف پاوین عمل کرتے جاوین - پھر جب اصول کے سارے بطون مختلفہ مین عمل کر چکین - تو اگر آخر بطن مین بھی اختلاف ہو تو اوس مین بھی یہی عمل کرین - پھر سہام ذکور ذکور کے فروع موجودین کو اور سہام اناث اناث کے فروع موجودین کو دین جیسے

طائفہ ذکور وانات کو اونکے نیچے ایک ایک خط عرضی کھینچ کے الگ الگ کر کے ہر ایک طائفے کے سہام کو جمع کر کے خط مذکور کے نیچے رکھدین ۱۲ منہ

مسئلہ ۱۵ تصحیح ۶۰ ۹۵

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	منت	بلت	[۳۶] بنت	بنت	بلت	بنت	بنت	بنت [۲۲]	بنت	بت
بنت	بنت	بنت	بنت	ست	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
بنت	بنت	بنت	[۱۸] ابن	ابن	ابن	بنت	[۱۸] بنت	ابن	[۳/۱۲] بنت	بت	بنت
بنت	[۶] بنت	ابن	بنت	[۱۲] نت	ابن	[۹] بنت	بنت	[۹] بنت	بنت	ابن	بنت
نت	[۳] ابن	[۳] بنت	ابن	[۶] بنت	[۶] بست	ابن	بت	بنت	بنت	بنت	بنت
سلیمہ	رحیم	نعیمہ	کریم	عظیمہ	جسیمہ	سلیم	سعید	حمید	رحیمہ	کریمہ	حلیمہ
۱	۲	۳	۴	۳	۴	۶	۳	۹	۱/۴	۲/۸	۳/۱۲

[illegible]

ثم اعلیٰ خلاف
اور تو بطن پنجم کو دیا ایک
بنت وار ایک ابن پر منقسم ہے اعلیٰ خلاف پایا
(یعنی بطن چہارم) میں اختلاف ہے [illegible]
جزئی سہام اناث (یعنی ۳) کو بطریق مذکور تقسیم کیا
ایک بنت اور دو ابن کو دیا [illegible] اختلاف ہے باقی
پھر جو کہ اب دو [illegible] میں کیا میں اختلاف ہے اور ایسا
لہٰذا سہام ابن اور اس کی فرع موجود (یعنی ۳) کو دیا پھر
بنت اور اس کی فرع موجود (یعنی ۲) کو دیا اور [illegible]
بطن اول کے طائفہ اناث کے حصے کو بطون میں
نقل کیا اب اون میں اعلیٰ خلاف کون ہے بطن سوم
اعلیٰ خلاف پایا (یعنی بطن دوم) میں اختلاف ہے
پس بطن سوم میں بھی سہام اناث (یعنی ۵) کو بطریق مذکور
تقسیم کیا اور چونکہ اس بطن میں ۲ بنت اور ۳
ابن ہیں اور ۱۳ ابن [illegible] بنت کا حصہ ہوا
ابن پس سب [illegible] ۱۲ بنت
سہام کو [illegible] لہٰذا سہام

سہام ذکور (یعنی ۲) کو
بطریق مذکور تقسیم کیا اور ابن میں سے
۹ دو بنت کو اور ۹ ایک ابن کو دیا باقی عمل
پہنچ دیا ہے اور چونکہ اب سے ابن میں کہیں
اختلاف نہیں ہے سب اونچے میں متفق ہیں
لہٰذا اونکے سہام (یعنی ۹) اور اس کی فرع موجود
(یعنی جیسہ ۶) کو دیا ہے اور چونکہ طائفہ اناث
کے (یعنی ۳) میں بھی اختلاف ہے اور ایک ابن
و ۲ بنت پر منقسم ہے لہٰذا اونکے بھی سہام
(یعنی ۹) کو بطریق مذکور تقسیم کیا ۶ ابن (یعنی
[illegible]) کو اور ۳ بنت (یعنی [illegible]) کو دیا ہے پھر
بطن سوم کے طائفہ اناث کے حصے کے بطون میں
[illegible] اتنی خلاف کون ہے تو بطن
[illegible] اعلیٰ خلاف

بطن سوم کے طائفہ اناث
نقل کیا اب اونمیں اعلیٰ خلاف
چہارم کو کہ ۳ بنت و ۲ ابن پر منقسم ہے اعلیٰ خلاف
پایا اس لئے اس پر بھی سہام اناث (یعنی ۱۲) کو بطریق
مذکور تقسیم کیا ۶ ابن کو اور ۶ تین بنت کو
دیا باقی عمل پہلے جو کہ اب [illegible] طائفہ ذکور سے
ساتھ بطون کو ملا کیا اب اون میں اعلیٰ خلاف کون
ہے تو بطن پنجم کو کہ دو بنت و ایک ابن پر منقسم ہے
اعلیٰ خلاف پایا پس اوس پر بھی سہام

ھ ۲ بیان مختصر طریقہ تقسیم کا امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اس مسئلے میں بھی فروع موجود [illegible] تقسیم ہوگی ۱۵ سے مسئلہ ہوگا ایک ایک ابن اور ایک ایک بنت کو اور دو دو ابن [illegible] ۱۲

(٦) جس صورت مین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف ذکورت و انوثت ہو۔ اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع بھی متعدد ہون تو اعلی خلاف پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد عدد فروع کے متعدد مانکر (جس کے عدد فروع متعدد ہوں ۱۲) تقسیم کرین پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین جیسے (موجود ہیں ۱۲)

مسئلہ ۱۲

بنت	بنت	بنت
بنت ۔۔۔ ۳ / ۱۲	بنت	ابن ۴ / ۱۲
بنت	ابن	بنت
ابن ، ابن	بنت	بنت ، بنت
سعید ، محمد ۳ ، ۳	سلیمہ ٦	حمیدہ ، زبیدہ ۸ ، ۸

(٧) جس صورتمین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف مذکور ہو اگر اسی صورتمین کسی اصل کے جہات فروع بھی متعدد ہون

تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرنے وقت اوس اصل کو
حسب تعدد جہات فروع کے متعدد مانکر تقسیم
کرین - پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین

موجودین ۱۲

جیسے مسئلہ ۵۱ تصحیح ۲۸

بنت ابن	بنت بنت	بنت بنت
۴/۱۶		ابن بکر ۳/۱۲

۲ بنت صالحہ حامدہ ۲۲ — ۱۱ ۱۱

دوسری صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر ہون تو اقرب اولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ ۵۳	مسئلہ ۵۲
ام ابا ام ام	ام ابا
اب ام اب ا	ام ام ابا م

(۲) ورثہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین

یعنی جواب کی جانب کا ہو — یعنی اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو

دیں اور فریق ام کو ثلث جیسے مسئلہ

یعنی جو ام کی جانب کا ہو

(پھر اگر کسی فریق کے اشخاص میں تعدد ہو تو اوس فریق کے حصے کو اون اشخاص پر باعتبار اون کے صفات کے تقسیم کریں)

(۳) ورثہ اگر اونکے اصول کے کسی بطن میں اختلاف ذکورت و انوثت ہو تو اونھیں فروع موجودین پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کریں جیسے

مسئلہ — (۴) ورثہ اون کے اصول کے جس بطن میں اختلاف ہو اوس بطن پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوسکے فروع موجودین کو دیں

[illegible]

جیسا مسئلہ —— (۵) اگر اصول کے کئی بطنون مین اختلاف ہو - تو اولاً اعلیٰ خلاف پر بطریق مذکور تقسیم کرین - پھر حسب طریقۂ مذکورۂ صنف اول عمل کرین جیسے

مسئلہ تصحیح ۳۵

اب	اب	اب	اب
ام	اب	اب	اب
۱/۵	۶/۳۰		
اب	ام ۶	اب	اب ۲۴
ام	اب	ام ۸	اب ۱۶
ام	ام	اب	ام
ام ۵ سلیم	ام ۶ نعیم	ام ۸ رحیم	اب ۱۶ [illegible]

[illegible]

تیسری صنف کا بیان

یعنی اولاد خواہران و دختران برادران و پسران برادران اخیافی ۱۲

(۱) اگر سب درجے میں برابر نہوں تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
بنت اخت
ابن بنت اخ

(۲) ورنہ اگر بعض ولد عصبہ ہوں اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد عصبہ اولی ہوگا جیسے مسئلہ

بنت ابن اخ
ابن بنت اخت

(۳) ورنہ خواہ سب ولد وارث ہوں یا سب ولد ذوی الارحام دونوں

یعنی اگر بعض ولد عصبہ اور بعض ولد ذوی الارحام نہوں تو خواہ ۱۲

صورتوں میں ماں کے اصول (یعنی برادران و خواہران) پر تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوس کے فروع موجودین کو دین جیسے

مسئلہ

اخت علاتی	اخ علاتی	اخت عینی	اخ عینی
بنت	بنت	ابن	بنت

مسئلہ

اخ اخیافی	اخ عینی یا علاتی	اخت اخیافی	اخ اخیافی
بنت	بنت	بنت	بنت

مسئلہ (۴) جس صورت میں کہ سب ولد وارث یا سب ولد

ذوی الارحام ہون - اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع یا جہات فروع بھی متعدد ہون تو اصول پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد عدد فروع یا جہات فروع سے متعدد مان کر تقسیم کرین جیسے مسئلہ

اختالام	اختلابوالام	اختلاب	اخلاب
ابن ۱/۲	بنت ۱/۲	ابن ۱/۲	بنت ۱/۲
بنت خالدہ ۲	صابحہ ـ حامدہ ۲ ۲		ابن زید ۲

چوتھی صنف کا بیان

(۱) اگر سب ایک جانب سے نہ ہون تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق ام کو ثلث دین جیسے مسئلہ

عمہ لاب وام ۲ | خالہ لام ۱

مسئلہ ـ (چہ کہ ہر ایک فریق مین اگر کوئی قرابت مین قوی ہو تو اوسی کو حصہ اوس فریق کا دین (۲) ورنہ جو قرابت

خالہ لاب وام | عمہ لام

اخوی ہو اولی ہوگا جیسے

مسئلہ — عمہ عینی ۱ — عمہ علاتی م

مسئلہ — عمہ علاتی ۱ — عمہ اخیافی م

مسئلہ — خالہ عینی ۱ — خالہ علاتی م

مسئلہ — خالہ علاتی ۱ — خالہ اخیافی م (پھر اگر اس اخوی مین تعدد ہو تو حصہ اونکا اونکے اشخاص مین باعتبار اونکے صفات کے تقسیم کرین)

چوتھی صنف کی اولاد کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہ ہون تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ — بنت عمہ ۱ — بنت بنت عمہ م

مسئلہ — بنت خالہ ۱ — بنت بنت خالہ م

مسئلہ — بنت عمہ ۱ — بنت بنت خالہ م

مسئلہ — بنت خالہ ۱ — بنت بنت عمہ م (۲) ورنہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہون تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق ام کو ثلث جیسے

یعنی اگر سب ایک جانب کے نہ ہون

مسئلہ ۳ — بنت عمہ عینی ۲ — بنت خالہ اخیافی ۱

مسئلہ ۳ — بنت خالہ عینی ۲ — بنت عمہ اخیافی ۱

(۳) ورنہ جو قرابت مین اقوی ہو اولی ہوگا (۴) پھر فریق اب مین اگر اس اقوی مین کوئی ولد عصبہ ہو اولی ہوگا (پھر اگر کسی فریق کے اشخاص مین تعدد ہو تو
خواہ فریق اب ہو یا فریق ام ۱۲
حصہ اوس فریق کا اون اشخاص پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم کرین)

فصل خنثی کے بیان مین

(۱) خنثی اوسے کہتے ہین جو علامت ذکورت و انوثت دونون رکہتا ہو
مردی ۱۲ زنی ۱۲
یا دونون مین سے ایک بہی نہ رکہتا ہو پس اگر کوئی جانب غالب ہو تو اوسے غیر مشکل کہتے ہین ورنہ مشکل (۲) خنثای مشکل کو مرد ٹھیراوین اگر
یعنی اگر کوئی جانب غالب ہو تو غیر مشکل ہی ۱۲
اوسے مرد ٹھیرانے سے کچھ نہ ملے یا کم ملے۔ اور عورت ٹھیراوین

جب عورت شوہر سے کچھ نہ ملے باہم ملے (۴) خنثی غیر مشکل کو مرد ہو اوس میں اگر جانب ذکوریت غالب ہے۔ اور عورت ہے اوس میں اگر جانب انوثت غالب ہے

فصل حمل کے بیان میں

(۱) حمل کے لیے ایک مرد کا حصہ رکھ چھوڑیں اگر اوسے مرد کے حصہ سے زیادہ ملے۔ اور ایک عورت کا حصہ رکھ چھوڑیں اگر عورت کے حصہ سے زیادہ ملے۔ اور دونوں صورتوں میں ورثہ سے ایک شخص اس بات کا کفیل لے لیا جاوے گا اگر حمل ایک سے زیادہ پیدا ہو تو جسقدر استحقاق اوس کا زیادہ ہو ورثہ سے واپس کرا دیو (۲) اکثر مدت حمل کی دو برس ہیں اور کمتر مدت چھ مہینے (۳) پس اگر حمل میت سے ہو

اور اگر مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہوا اور پیدا ہونے سے

یعنی دو برس ۱۲

پہلے اوس کی ماں نے انقضائی عدت کا اقرار نہ کیا ہو تو بچے

یعنی میت کی زوجہ ۱۲

اوس میت سے میراث ملے گی اور اوروں کو باعتبار اوس قرابت

کے اوس سے میراث ملے گی ورنہ نہیں — اور اگر حمل غیر میت سے ہو اور اقل

یعنی حمل سے بعد اوسکے مرنے کے ۱۲

مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہو تو اوس میت سے میراث پائیگا —

یعنی بچہ ۱۲

اور اور لوگ باعتبار اس قرابت کے اوس سے پائینگے ورنہ نہیں

(۴) اگر حمل پیدا ہوتے ہوئے مر گیا — تو اگر سیدھا پیدا ہوا تھا اور

یعنی سر پہلے نکلا تھا ۱۲ پھر باقی دھڑ ۱۲

سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا — ورنہ نہیں — اور جب

اولٹا پیدا ہوا تھا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا

یعنی پہلے پاؤں نکلے تھے پھر باقی دھڑ ۱۲

ورثہ میں (۵) جب حمل پیدا ہو تو اگر اس حصے کا مستحق ہو جو اسکے

لیے رکھہ چھوڑ گیا تھا فبہا ورنہ بقدر اسکے استحقاق کے دیدیں

اور باقی کو ورثہ پر بقدر انکے حصہ رسد کی تقسیم کرین

قد فرغت من تسویدہ فی اوائل شہر رمضان ۱۲۹۲ اثنین وتسعین بعد الالف

والمائتین من ہجرۃ رسول الثقلین علیہ وعلی آلہ صلوات رب المشرقین

خاتمۃ الطبع الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین

کہ یہ کتاب علم فرائض مین نہایت مفید خواص وعوام تسہیل الفرائض

نام باہتمام حاجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان

وتربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفے خان تغمدہما اللہ فی بحار الرضوان

مطبع نظامی واقع کانپور اوائل ماہ ذی قعدہ ۱۲۹۲ ہجری میں چھپی فقط

قطعات تاریخ سن نتائج طبع مولوی محمد عبد الصمد صاحب متخلص بہ صمد وکیل عدالت دیوانی غازی پور تلمیذ رشید جناب افصح الفصحاء مولوی محمد عبد العلیم صاحب متخلص بہ آسی ساکن سکندرپوری سلمہما اللہ الباری

بنوشت چہ خوش رسالۂ حافظ — اللہ اللہ کمال تصنیف
گفتیم صمد ز پای باری — حق اتحفہ سال تصنیف
۱۲۹۲ھ

ایضاً

بخوبی گرامی صمد اش بیت — چہ زیبا شگفتم رسالہ ز حافظ
صمد بہر تاریخ و تصنیف و طبع شہر — بدیہہ بگفتم رسالہ ز حافظ
۱۲۹۲ھ

ایضاً

صمد اس رسالے میں کوشش کرے — دکھایا مصنف نے کیا زور طبع
نہ کیوں سال تصنیف و طبع ایک ہو — ہے تاریخ تصنیف تاریخ طبع ۱۲۹۲

قطعہ تاریخ سن نتائج طبع مولوی محمد عبد الاحد صاحب متخلص بہ شمشاد لکھنوی مدرس دوم عربی کلاس مدرسہ چشمۂ رحمت غازی پور

ذی جوہر و باکمال و عالم — عبد الاحد باسم و پاک سیرت
ہم حافظ و ہم محدث آمد — محمود زمانہ ہم بجرأت
تالیف نمود در رسالہ انیق — یک نامہ منتخب عبارت
چون نامہ نوشت عزیز دلہا — از حسن بیان و با فصاحت

فکری کردم برائے تاریخ	ہاتف گفت ز سال ہجرت
شمشاد بگو شگفتہ بادا	محبوب حدیقۂ وراثت

۱۳۱۲

قطعۂ تاریخ از سید محمد نقی صاحب متخلص بہ کوکب خلف الصدق جناب سید محمد حسین صاحب پولیس انسپکٹر ضلع غازی پور

ہوئی فرمائشِ احباب پیہم	تو مولانا نے لکھا یہ رسالہ
کتاب ارہ وین کی ہے خوب تحریر	فرائض کر دئیے ہیں جملہ یکجا
نہ مشکل ہے نہ دقت ہے نہ محنت	ہے کامل اک نظر جس نے کہ دیکھا
خصوصاً صاحبانِ امتحان کو	تو یہ فرمان غیبی ہاتھ آیا
اسے جو یاد کر لیگا بلا شک	فرائض میں وہ پہلے پاس ہوگا
ہوئی کوکب کو فکر عیسوی سال	تو ہاتف نے وہیں یہ قطعہ بھیجا

وہ ہوا یکجا

یہ اہلِ امتحان کو رات دن کیوں	عبث ہے فکر تحصیل فرائض
سنیں وہ مژدۂ جاں بخش مجھ سے	نہیں ہے جس کو تکمیل فرائض
کہ بہرِ امتحان اک جلد لیکر	سبھی چلے ہر ایک تسہیل فرائض

۱۹۰۰ ء

تمت

العبد محمد عبد الصمد عفی عنہ